سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے

مکتوبات علمی و ادبی تبرکات

مرتبہ مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

اس مضمون کے شروع میں صرف بیاض رشیدی کے اہم مندرجات کو ترجمے کے ساتھ ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ تھا۔ پھر خیال آیا کہ اس سے پہلے حضرت شاہ صاحبؒ کا مختصر تذکرہ ہو جائے۔ تذکرہ کے بعد ملفوظات عزیزیہ کا سلسلہ چلا وہ اگرچہ مطبوعہ ہیں لیکن نسخۂ مخطوطہ سے مقابلہ کرنے اور اس کے تراجم دیکھنے کے بعد ضروری سمجھا گیا کہ اس کی تلخیص بھی اس طرح کر دی جائے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مجلسی ارشادات کے صحیح مطلب و مفہوم سمجھنے میں کوئی الجھن پیدا نہ ہو، اور اس کے خاص اور اہم نمونے دیکھ کر مجلس مبارک کی تصویر نظروں کے سامنے آ جائے، صاحب ملفوظات سے رابطہ قائم ہو اور جس مقصد کے ماتحت بزرگوں کے اقوال جمع کئے جاتے تھے وہ مقصد بھی حاصل ہو۔

ملفوظات کی تلخیص سے فارغ ہونے کے بعد اب بیاض رشیدی کا نمبر آیا ہے

بیاض رشیدی کا مطالعہ جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں میں نے دارالعلوم دیوبند کی طالب علمی کے زمانے ۵۵، ۱۳۵۶ھ میں کیا تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد بمبئی کے

زمانہ قیام میں جب کہ الفرقان کا شاہ ولی اللہ نمبر نکل رہا تھا دوبارہ اس
کی اہمیت محسوس ہوئی۔ اس مرتبہ میں نے اس بیاض کے کچھ حصّہ کو نقل کر
اور اس میں جو مکتوبات علمی تحریرات اور سوالات کے جوابات ہیں ان کی
فہرست بنائی تھی۔ درمیان میں توفیق نہ ہوئی کہ اس بیاض پر کوئی
لکھتا اب تقریباً تیس سال کا زمانہ گزرنے پر یہ کام کر رہا ہوں۔ خود
بیاض ہی میں بعض مقامات کرم خوردہ تھے اور بعض بشکل پڑھے جا
باز مدی کے اندر میری نقل کردہ عبارات میں بھی کہیں کہیں تغیر آگیا
کی دریدگی نے بھی دو ایک جگہ اہم معلومات کو نظروں سے غائب کر
یہ بیاض جواب کتب خانہ دارالعلوم دیوبند کے کثیر التعداد قلمی نسخو
ذخیرے میں مل نہیں رہی ہے۔ (خدا کرے مل جائے)

مشہور مناظر و محقق مولانا رشید الدین خاں دہلویؒ کے آثار قلمیہ میں سے
اس پر جمعیتہ الانصار کی مہر بھی ثبت ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ
خاندان ولی اللہی حضرت مولانا سندھیؒ کو کہیں سے دستیاب ہوئی ہوگی انہ
جمعیتہ الانصار کے دفتر سے دارالعلوم کے کتب خانے میں داخل کیا ہوگا۔
مولانا سلطان الحق صاحب قاسمی ناظم کتب خانہ اور محترمی سید محبوب
کی مہربانی اور رہنمائی سے میں نے اس بیاض کا مطالعہ کیا تھا۔

بیاض کے شروع میں دو ورق پر ایک اہم سوال کا جواب ہے
دراصل شاہ صاحب کی ایک علمی تقریر ہے۔ جس کو مولانا رشید الدین
نے ضبط کیا ہے۔

اس کے بعد چالیس ورق پر مکتوبات ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد (۰
تفصیل حسب ذیل ہے۔

مکتوبات حضرت شیخ جمال الدین ابوالطاہر محمد بن ابر
الکردی المدنی — ۲

مکتوبات حضرت شاہ ابوالرضا محمد عمری ہندیؒ — ۲

مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ — ۹

مکتوبات شاہ اہل اللہ فاروقی دہلویؒ بنام شاہ عبدالعزیزؒ — ۵

مکتوبات ومراسلات شاہ عبدالعزیزؒ — ۵۴

مکتوبات شیخ احمد الجبارو با عثمان ابن فاروق الکشمیری بنام شاہ عبدالعزیز۔

ایک مکتوب کے متعلق پتہ نہ چل سکا کہ کس کا ہے۔ یہ مجموعہ اسی ہوا۔

ان میں حضرت شاہ ابوالرضا محمد کے دونوں مکتوب حاجی رفیع الدین فاروقی مرادآبادی کے پردادا ملا عصمت اللہ المرادآبادیؒ (قاضی مرادآباد) کے نام ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے مکتوبات ان حضرات کے نام ہیں۔

۱۔ الفاضل العلامہ المخدوم معین[1] الملتہ والدین السندھیؒ — ۱

۲۔ شارح معارف ولی اللہی شیخ محمد عاشق پھلتیؒ — ۱

۳۔ شیخ عبد[2] القادر جونپوری — ۱

۴۔ قدوۃ المحدثین شیخ ابوالطاہر کردی المدنی استاذ حضرت شاہ ولی اللہؒ — ۳

---

[1] علامہ محمد معین ابن محمد امین سندھی علم حدیث وکلام اور علم ادب میں بڑے پایہ کے عالم تھے حضرت شاہ ولی اللہ سے نسبت تلمذ حاصل تھی۔ شیخ ابوالقاسم نقشبندیؒ سے سلسلۂ نقشبندیہ کی تعلیم حاصل کی۔ شاعر بھی تھے۔ کئی کتابوں کے مؤلف ومصنف تھے ۱۱۶۱ھ میں وفات پائی (نزہتہ الخواطر جلد ۶)

[2] مولانا عبدالقادر ابن خیرالدین العادی الجونپوری۔ شیخ حقانی امیٹھویؒ سے غالباً ٹانڈہ ضلع فیض آباد میں پڑھا۔ شیخ وحیدالحق پھلواریؒ سے سلوک طے کیا نیز شیخ باسط علی الہ آبادی سے بھی فیض حاصل کیا۔ قریہ سوگھرپور میں ۱۲۰۲ھ میں انتقال فرمایا۔

(نزہتہ الخواطر جلد ۷)

۵۔ استاذ حرمین شیخ وفداللہ المالکی المکی استاذ حضرت شاہ ولی ال
۶۔ شیخ ابراہیم ابن شیخ ابو طاہر مدنیؒ۔ استاذ کے صاحبزادے۔

ایک مکتوب ولی اللہی کے متعلق بیاض سے یہ معلوم نہ ہوا کہ کس کے

عمدۃ المحدثین حضرت شیخ ابو طاہر مدنی نے جو دو مکتوب حضرت ولی اللہ کے نام ان کے حجاز کے زمانہ قیام میں مکۂ معظمہ روانہ کئے ہیں ان سے ایک مکتوب کی تاریخ تحریر ۱۶ رشوال سنہ ۱۱۴۲ھ ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز کے مکتوبات جن حضرات کے نام ہیں ناموں کی فہرست یہ ہے۔

شاہ اہل اللہ دہلوی، شاہ نوراللہ پھلتی (خسر شاہ عبدالعزیز) بابا ابن ناصق الکشمیری، محمد جواد پھلتی، صاحب الحقائق والمعارف شیخ محمد عا پھلتی، جامع الفضائل مولانا حضور اللہ الکشمیری، صدر الافاضل مولانا محمد مفتی دہلی۔ فرید الدین بن عبدالسلام الکشمیری، رشید الملۃ مولانا رشید الدین و سید ظہر بغدادی۔

ان کے نام کے بعد بیاض میں یہ عبارت ہے۔ من ولدِ غوث الثقلین ورد فی الدھلی سنہ ۱۲۱۳ھ یعنی یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس کی اولاد سے ہیں سنہ ۱۲۱۳ھ میں دہلی تشریف لائے تھے۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے مکتوبات ان حضرات میں سے بعض کے کئی کئی ہیں، بیاض سے مکتوبات کے شروع میں اس طرح لکھا ہوا ہے۔

مکتوب	الشیخ	عبدالعزیز	الی لبعض فلانہ
″	″	″	الی لبعض الافاضل
″	″	″	الی لبعض الاکابر
″	″	″	الی لبعض اصحابہ
″	″	″	الی لبعض اصحابہ من فضلاء الافاغنۃ

مکتوب الشیخ عبدالعزیز الٰی بعض احبابہ
" " " الٰی بعض اصدقائہ
" " " الٰی بعض الشعراء

ان چودہ تحریرات میں وہ تین تحریریں بھی شامل ہیں جن میں ایک کا عنوان فصل دوسری کا عنوان ہے من رشحات اقلام متدوۃ الادباء الشیخ عبدالعزیز مد ظلہ۔ تیسری کے شروع میں ہے۔ من عبارات الشیخ الاجل عبدالعزیز مد ظلہ فی تعریف الدھلی۔

تقریباً ۲۷ صفحات پر حصہ نظم ہے جو حضرت شاہ عبدالعزیز کے عربی کلام پر مشتمل ہے۔ شاہ صاحب کا کلام بڑا کیف آور اور وجد انگیز ہے افسوس کہ میں کل اشعار نقل نہ کرسکا۔ چند اشعار نقل کئے ہیں جو اپنے موقع پر پیش کئے جائیں گے۔

چار ورق پر سوالات و جوابات ہیں جو استفتاء اور فتویٰ کی شکل میں ہیں۔

۲۰۳ صفحات پر تحقیقات و تدقیقات حضرت شاہ عبدالعزیز کا سلسلہ ہے۔

تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک سوال کا جواب جو بعض اعزا نے کول (علی گڑھ) سے بھیجا تھا۔

۲۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے سوال کا جواب (مدت سلطنت بنی امیہ کے بارے میں۔

۳۔ جواب سوال قاضی صاحب مذکور (ہندوستان کی زمین کس قسم کی ہے؟)

۴۔ سجدہ سہو کے بارے میں ایک تحقیق۔

۵۔ جواب سوال حاجی رفیع الدین خاں فاروقی مرادآبادی (وضع میزان در محشر سے متعلق)

۶۔ سید صاحب عالی مراتب کے مرسلہ ایک استفتاء کا جواب (سید صاحب کا نام درج نہیں ہے۔

۷۔ ایک مسئلہ (محرم کے انتقال کے بعد اس کے ساتھ محرم کا معاملہ کیا جائے

یا نہیں ؟)

۸۔ ایک سوال کا جواب جو قطع ید سے متعلق ہے اور جس میں روایت عالمگیریہ کے تعارض کو رفع کیا گیا ہے۔

۹۔ مولانا رشید الدین دہلوی کے ایک سوال کا جواب۔

(سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ حنفیہ بعض مسائل میں صاحبین کا تو اقتدار کرتے ہیں اقتلیدا امام شافعیؒ نہیں کرتے اس کی کیا وجہ ہے ؟)

۱۰۔ ایک صفحہ پر توریت کی ایک عبارت اور اس کی تشریح و توضیح اس کے شروع میں شاہ صاحب کی یہ عبارت ہے۔

قد نزل علینا رجلٌ کان اسمہٗ ملا فیض اللہ بن ...... وکان من فضلاء کابل۔ عالمٌ بالتوراۃ۔ فسألتہٗ عن بعض قواعد العبرانیۃ فاجابنی فحفظتھا فاذا ھی اوفق بلسان العرب

لیعنی ہمارے پاس ایک عالم مہمان کی حیثیت سے آئے جو توریت سے اور عبرانی زبان سے واقف تھے ان کا نام ملا فیض اللہ تھا۔ وہ فضلاء کابل سے تھے میں نے ان سے کچھ قواعد عبرانی زبان کے معلوم کئے انہوں نے مجھے بتائے میں نے ان کو یاد کر لیا۔ عبرانی زبان عربی زبان سے بہت قریب ہے)

(۱۱) بعض علماء رام پور کے سوال کا جواب ۔ یہ سوال بوساطت حاجی رفیع الدین فاروقی مرادآبادی آیا تھا۔

۱۲۔ ایک کتاب کے بعض مقامات کا رد (تقریباً چار ورق پر)

۱۳) جواب سوال قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (عبارت صواعق سے متعلق)

۱۴۔ غلام حیدرؒ خاں کاکوروی کے سوالات کے جوابات

لہ اعتماد الدولہ غلام حیدر خاں ابن رفعت الدولہ تجملی نعمت اللہ خاں بہادر نصرت جنگ عباسی کاکوروی مولانا محمد فاخر الہ آبادیؒ سے علم حاصل کیا سرکار اودھ میں بڑے منصب پر فائز تھے ۱۲۵۲ھ میں وفات پائی۔ (تذکرۂ مشاہیر کاکوری)

۱۵۔ مولانا عبدالحئی بڈھانوی کے ایک سوال کا جواب

۱۶۔ خواجہ حسن مودودی لکھنوی کا استفسار اور اس کا مفصل جواب اس سوال و جواب پر بیاض ختم ہو گئی ہے۔[1]

اس بیاض میں ایک تحریر حضرت شاہ ولی اللہ کی ہے اس کے آخر میں ہے من افادات الشیخ الاجل ولی اللہ قدس سرہٗ نقلتھا من خطہ الشریف۔ یعنی یہ شیخ اعظم حضرت شاہ ولی اللہ کے افادات میں سے ہے جسکو میں نے ان کی دستخطی تحریر سے نقل کیا ہے۔

بیاض کے دو صفحوں میں تفسیری و تجویدی مضامین و تحقیقات ہیں۔ ایک مراسلہ قاضی محمد اعلیٰ تھانوی (مؤلف کشاف اصطلاحات الفنون) کے نام ہے جس میں قرآت سے متعلق ایک تحقیقی جواب تحریر فرمایا ہے اسکے آخر میں ہے ھٰذا ما قال بفمہ وکتب بقلمہ الفقیر الی اللہ عبدالعزیز الدھلوی العمری عفی اللہ عنہ۔

اس کے بعد مولانا رشید الدین دہلوی کی یہ عبارت ہے۔

ھٰذہٖ مراسلۃ کتبھا الشیخ الاجل الاجبل الشیخ عبدالعزیز الیٰ قاضی محمد اعلیٰ

اس بیاض کا جتنا حصہ میں نے نقل کیا ہے اس میں انتخاب و تلخیص کرتے ہوئے اصل فارسی یا عربی عبارت کو درج کر کے اس کا ترجمہ پیش کروں گا۔ یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بیاض کی جتنی تحریریں ہیں وہ نادر وغیر مطبوعہ ہیں سوائے چند کے جو فتاوی عبدالعزیز، حیات ولی اور آثار الصنادید میں

---

[1] شیخ حسن بن ابراہیم الحسینی المودودی اللکھنوی طریقۂ قادریہ کے مجاز اور کئی کتابوں کے مصنف تھے سنہ ۱۲۴۱ھ میں لکھنؤ میں انتقال ہوا۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۷)

موجود ہیں اگر ایسے ایک دو مضمون نظم ونثر آئیں گے تو یا تو مطبوعہ کی غلطی اظہار کرنے کے لئے یا اسکی افادیت اور اہمیت کو پیش نظر رکھ کر ناظرین کو اس مفہوم سے واقف کرانے کے لئے۔

اب میں بیاض کے مندرجہ مکاتیب شاہ عبدالعزیزؒ میں سے ان مکاتیب کو سامنے لا رہا ہوں جو شاہ اہل اللہ (عم شاہ عبدالعزیزؒ) وشاہ نوراللہ (خسر شاہ عبدالعزیزؒ) کے نام ہیں۔ ان کے بعد شاہ اہل اللہ کے مکتوبات شاہ عبدالعزیزؒ کا اندراج ہوگا۔ ان خطوط سے تاریخ کے بہت سے گوشے واضح ہوں گے۔

مکتوب شاہ عبدالعزیزؒ اپنے چچا شاہ اہل اللہؒ کے نام

(بزبان عربی منظوم)

الی المجلس المحفوف بالمکارم	سیدنا وسندنا عم محترم حضرت
والمعالی اعنی بہ سیدنا وسندنا	شاہ اہل اللہ مدظلہٗ کی خدمت میں
ومعتمدنا مکان الروح فی	
جسدنا وذخیرۃ یومنا ولغدنا	
سیدنا العم سلمہ اللہ تعالیٰ	
ظِلالہٗ عن الاُفوُلِ وَاحَلّہٗ	
محل القبول۔ آمین	
بعد رفع السلام والاکرام	بعد سلام مسنون یہ گنہگار فقیر
فیقول الفقیر ذوالاآثام	عرض کرتا ہے۔
انّ ھٰذا الفقیر محفوظٌ	کہ میں بحمداللہ زمانے کے شر ودر
عن شر ور الزمان والا	سے محفوظ ہوں۔
تذعریت الثۃ بعدکل صلواۃ	ہر نماز کے بعد میں اللہ تعالےٰ

ان یعافیہ فانتم الانعام
ویعافی جمیع من فقد من ذکوہم
وشیوخ وغلام خصوصاً جناب
حضرتکم من جمیع البلاء والآلام
ثم ان البلاد فاسدۃ من
ایادی الغشوم والظلام غیرہ[1]
خاف علیک ما صنعت
قوم سکہ بجانب التوشام
خفضوا کل قریۃ ومضوا
یفتحون الحصون والآطام
نہبوا عدۃ من الاموال
اوثقوا عدۃً من الاتیام

سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔
نیز یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ
تمام رفقاء و متعلقین کو عافیت سے
رکھے۔ اس کے بعد عرض ہے کہ
ہماری طرف کے علاقے ظلم و ستم کے
ہاتھوں برباد ہو رہے ہیں آپ
پر یہ بات مخفی نہ ہوگی کہ ایک قوم
نے توشام کی جانب کیا کچھ کیا ہے۔
اس نے آبادیوں کو پست کر دیا اور
قلعے فتح کر لئے کتنا کچھ مال لوٹ
لیا اور کتنے ہی نفوس قید کر لئے۔

---

[1] حیات ولی ص ۳۳۵ ر ۳۳۶ پر یہ منظوم مکتوب پورا درج ہے مگر اس میں کاتب کے قلم سے اور غالباً کچھ مولف کے تصرفات سے اغلاط ہیں چنانچہ اس شعر کے دوسرے مصرعے کو یوں لکھا ہے۔ ع قوم سکہ کا یت التوشام۔ بجانب کا کا یت بنا دیا گیا۔ توشام مغربی پنجاب کا ایک شہر ہے ملاحظہ ہو معیار اللغات مولفہ پروفیسر عبدالواسع مرحوم شعر کے غلط چھپنے اور توشام کے معنی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اس کا سمجھنا مشکل تھا۔ حضرت مولانا گیلانی کو بھی اس شعر کا مطلب سمجھنے میں اسی بناء پر دقت پیش آئی مولانا گیلانی نے اپنی دیانت کی رو سے اس کا مطلب بیان کرنے کے بعد یہ نوٹ دیا ہے۔ جہاں تک تصحیح عقلاً ممکن تھی کی گئی۔ اس لفظ کا صحیح مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ الخ (الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر صفحہ) حضرت گیلانیؒ کی زندگی میں یہ تصحیح سامنے آجاتی تو وہ کس قدر مسرور ہوتے

مکتوبِ شاہ عبدالعزیزؒ ——— بنام شاہ اہل اللہ دکھنہ

... وبعد فانی احمد اللہ علی
ما کسانی من سرابیل الصحۃ
وقمص العافیۃ والمعنی
اقوات الامن وارزق الرفاہیۃ
وانہا نعمۃ عظیمۃ ومنحۃ
جسیمۃ کما قیل۔
وما العیش الا فی الخمول
مع الغنی وعافیۃ یغدو
بہا ویروح بیدان قرۃ العین
عائشۃ سلمہا اللہ تعالیٰ
کانت ذات علۃ فتفضل اللہ
تعالیٰ بازالۃ اکثرہا وہو المرجو
لازالۃ غبرہا۔ الخ

بعد سلام مسنون عرض ہے
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں
پر کہ اس نے مجھے صحت وعا
کا لباس پہنایا اور امن ورفاہ
نوازا۔ دراصل یہ ایک بڑی
ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے
ہے ایک شاعر کہتا ہے۔
اصل زندگی تو یہ ہے کہ گوشۂ
ہو اور غنیٰ وعافیت صبح وشا
ہو۔ نورچشمی عائشہ سلمہا اللہ
بیمار تھی اللہ تعالیٰ نے فضل و
بیماری کا بڑا حصہ زائل ہو گیا
بیماری کا اثر باقی رہ گیا ہے ا
امید ہے کہ وہ اس کو بھی ز
فرما دے گا۔

مکتوبِ شاہ عبدالعزیزؒ بنام شاہ نوراللہ

بعد السلام
فقد ورد علینا مکتوبکم المکرم
(سات سطروں کے بعد)

بعد سلام.....

ان الاکابر قد استقرت آمالهم .... متوکلاً علی الله الی البدهانه بعد ان کانت طائفة منهم لا یطیع للاقامة هناك لانها تدعی البغضاء و الشحناء فی اهالی تلك الاطراف والاملاك وطائفة رجح تلك المواضع علی کل مکان سواها وتغمض عن مفاسدها ومنافع غیرها واما الفقیر فالبلدان عندہ هما ما هما الخ

بڑوں کی رائیں متوکلاً علی اللہ بڈھانہ رہنے کی ہو رہی ہیں۔ البتہ ان کا ایک طبقہ وہاں کی اقامت کو اس لئے پسند کرتا کہ کہیں وہاں کی سکونت وہاں کے رہنے والوں کے بغض و حسد کا باعث نہ بن جائے۔ ایک گروہ ہر حال میں انہیں مقامات (بڈھانہ وغیرہ) کو ترجیح دیتا ہے۔ فقیر کے نزدیک دو شہر ہیں اور وہ ذہن میں ہیں۔

مکتوب شاہ عبدالعزیزؒ بنام شاہ نور اللہ صدیقی بھلتیؒ

.... من الفقیر عبد العزیز بعد رفع السلام والغرام۔ ان هذا الفقیر مع جمیع توابعه ولواحقه داخل فی حوزة العافیة نائم فی مهد الرفاهیة بید ان قرة العین فلان سلمه الله الصمد قدمت علی یدیه الحمرة والجرب ... عرضت له بذلك الحمی

فقیر عبدالعزیز بعد سلام ما لا ملاء اشتیاق عرض پرداز ہے کہ میں تمام متعلقین و لاحقین کے ساتھ امن و عافیت سے ہوں۔ البتہ برخوردار.... سلمہ اللہ الصمد کے دونوں ہاتھوں پر سرخی اور کھجلی ہو گئی ہے اور اسی کے باعث ایک بخار ہو گیا۔ نور چشمی .... سلمہا اللہ تعالیٰ کو بہت سے امراض نے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا ان میں سے

وما يتبعها من الاذى والتعب	چند یہ ہیں ۔ اسہال، سوء الق
واما فترة العين فلا نتب ۔	کھانا کھانے کے بعد نفخ، بدہضمی ۔
سلمها الله تعالیٰ فقد كانت	اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ا
احاطت بها الامراض من كلّ	سے بہت سے امراض کو زائل کر
جانب منها الاسهال وسوء	جو باقی رہ گئے ہیں ان کو بھی امید
القنية والنفخ عند تناول	قوی ہے کہ وہی رفع فرمائے گا
الغذاء وسوء الهضم فازال	آپ سے یہ التماس ہے کہ آپ ا
الله بفضله اكثرها وهو المرجو	دونوں کی شفا کے لئے دعا فرمائیں
لازالة غيرها ۔ فالملتمس من	ان دنوں اللہ تعالیٰ کے بڑے
مجلسكم السامی لازال ساميًا ان	انعامات میں سے ایک انعام یہ ہ
يدعو الله لشفائهما ۔ ومن	کہ اس نے دشمنان دین کے حیـ
اجلّ نعم الله فی هذه الايام	کو انہیں کی طرف پلٹ دیا اور ہم
ما ردّ الله كيد الكفرة فی نحورهم	ان کے شر و رسے محفوظ رکھ
وحفظنا من شرورهم	ایک جماعت سکھوں نے جالوں سـ
ذلك ان جماعة من السكهه	علاقے پر کامیاب چھاپہ مارنے
قصدوا اوطانهم بعد ماقفوا	بعد جب اپنے وطنوں کا قصد کیـ
من بلاد جامت اوطانهم فوردوا	اثنائے راہ میں ہمارے اس
فی اثناء السبيل على هذا البلد	سے ہو کر گزرے جس کا محافظ و
الذی ليس له سوى الله حافظ	سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں
ولا كفيل فاراد وا منه ما يريدون	شہر میں پہنچ کر انہوں نے جب
من غيره من البلاد فحال الله	غارتگری کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ

ے غذا ہضم کی وہ نوعیت جو مرض استسقا کا مقدمہ ہوتی ہے ۔ اصطلاح طب میں سوء القنیہ کہا

تعالیٰ بینھم وبین ما یشتھونہ من النھب والفساد فنھض افضل خان وغیرہ من رؤساء البلد لمقابلتھم ودفعھم فلم یتعرضوا ھم ومضوا بسبیلھم وکفی اللہ المومنین القتال وکان اللہ قویاً عزیزاً ولکن مرورھم فی تلک الاطراف وعبورھم علی بلاد المسلمین الضعاف یشوشنا ویدفعہ ما شاھدناہ من لطیف صنع اللہ وعسیٰ ان لایکون لھم سلطان علیھم ان شاء اللہ تعالیٰ۔

کے کوئی نہیں۔ اس شہر میں پہنچ کر انہوں نے حسب عادت غارتگری کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کا ارادہ پورا نہ ہونے دیا۔

افضل خاں وغیرہ رؤسائے شہر ان کے مقابلے کے لئے کھڑے ہوگئے پھر تو ان کو مجال مقاومت نہ ہوئی۔ اور اپنا راستہ اختیار کیا۔

اللہ تعالیٰ نے مومنین سے قتال کی نوبت نہ آنے دی۔ اللہ تعالیٰ زبردست اور غالب ہے اگرچہ دشمنان دین کا ان اطراف سے گزرنا۔ اور ضعیف مسلمانوں کے شہروں سے عبور کرنا اور تشویش پیدا کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی اس طرح کی نصرت دیکھ کر تشویش ختم ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے توقع یہی ہے کہ ان لوگوں کو اہل اسلام پر غلبہ نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔